اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَکُبَرَآءَ نَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا
(قیامت کے دن کہیں گے) ہم نے اپنے سرداروں اور
بڑوں کی تابعداری (دنیا میں) کی۔ انہوں نے ہم کو گمراہ کر دیا!
ظِلِّ محمدی
عرف
امامتِ محمدی
مُصَنِّفَہ: خطیبُ الہند مولانا محمد رحمۃ اللہ علیہ جوناگڑھی
ادارہ اشاعت قرآن و حدیث پاکستان
(یہ کتاب مفت ملتی ہے)

اِنَّآ اَطَعۡنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوۡنَا السَّبِيۡلَا

(قیامت کے دن کہیں گے) ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی تابعداری (دنیا میں) کی۔ انہوں نے ہم کو گمراہ کر دیا!

ظلِّ محمّدی

عرف

امامتِ محمّدی

مصنفہ: خطیب الہند مولانا محمد رحمۃ اللہ علیہ جوناگڑھی

ادارہ اشاعت قرآن و حدیث پاکستان

نام کتاب : ظل محمدی عرف امامت محمدی

مؤلف : مولانا محمد بن ابراہیم میمن جوناگڑھی رحمۃ اللہ علیہ

صفحات : ۳۲

ناشر : ادارہ اشاعت قرآن وحدیث پاکستان

تصحیح برائے اغلاط

کتاب ہذا میں عربی اوراردو کلمات میں کمپوزنگ کی کچھ غلطیاں ہوگئی تھیں جن کی نشاندہی چند احباب خیر و دانش نے فرمائی (اللہ انھیں جزائے خیر دے) انکی نشاندہی پر از سرنو کتاب کا مطالعہ کر کے اور مزید غلطیوں کو تلاش کر کے ان کی تصحیح کر دی گئی ہے والحمدللہ علی ذلک۔

تمام قارئین و سامعین تصحیح شدہ عبارت کو اصل عبارت سمجھیں اور غلطی سے لکھی جانے والی عبارات کے سلسلہ میں ہم سب کے لئے اللہ تعالیٰ سے عفوودرگزر کا سوال کریں۔

جزاکم اللّٰہ خیراً

ادارہ

تصحیح برائے اغلاط

صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلط	صحیح	صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلط	صحیح
03	02	رسول	رسوله	14	08	پراز	پرداز
03	11	يعىٰ	يحيٰ	15	04	تكونَ	تكونُ
06	05	الجهاد	الجهادِ	16	04	الغيئ	الفيئ
07	01	زرين جبيش	زربن حبيش	17	09	دیلوی	دہلوی
08	09	قصعه"	قصعة"	18	11	وَلَاتَه	وُلاتُه
10	07	من وليّ	وليّ	19	05	حذُ	حذّ"
12	02	رسولُ الله	رسولَ اللّٰه	19	12	بُوِيْعَ	بُويِع
12	03	ألمتةً	أئمةً	19	13	بِنها	منهما
12	03	أطعنموهم	اطعتموهم	21	04	یو ما القيامة	يوم القيامة
12	13	صنح	صنع	22	06	الحاجز	العاجز
12	14	بالمنا نشير	بالمناشير	23	06	اس	اسے
12	15	معصبة	معصية	24	05	مجبوری ضرورت	مجبوری وضرورت
13	06	ألامِرَاءَ	الأُمَراء	28	02	مولانا ابوالا ابوالا قاسم	مولانا ابوالقاسم
13	13	اخوف	اَخوَفُ	32	05	حتیٰ	حتیَّ

حضرات!

مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ کا زیرِ نظر مضمون سب سے پہلے اخبار ''محمدی'' دہلی کے شمارہ ۱۳ جلد ۱۶ میں ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۴۳ء کو شائع ہوا تھا۔

دوسری بار یہی مضمون ایک رسالے کی شکل میں بنام ''ظلِ محمدی عرف امامت محمدی'' اشاعت پذیر ہوا۔

عوام کی آگاہ کے خیال سے اب اسے پھر شائع کیا جا رہا ہے تاکہ لوگ نقلی اماموں کی ہوس کاریوں کا شکار نہ ہوں۔

وَمَا تَوْفِيْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ۝

☆☆☆

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِ الْکَرِیْم۔

اس سے پہلے اخبارِ محمدی کے نمبر ۳ جلد ۱۴ میں ایک بسیط مضمون اسی مسئلے پر نکل چکا ہے اور اس سے پہلے بھی دو مضمون اسی مسئلے پر ''محمدی'' میں اور بھی شائع ہو چکے ہیں۔ جن مقامات میں امامت کا وبائی کیڑا اب تک پیدا نہیں ہوا وہ حضرات اس مضمون کی اہمیت کا احساس گو نہ کریں لیکن جہاں یہ فتنہ پیدا ہو چکا ہے وہاں کے اصحاب خوب جانتے ہیں کہ اس کے شعلے کس قدر بلند ہو چکے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے کس قدر افتراق اور شقاق جماعت میں رونما ہو گیا ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ موجودہ مدعیان امامت کے خلاف دلائل کا ایک بیش قیمت ذخیرہ دنیا کے سامنے پیش کر دیں۔ لِیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ تا کہ ہر شخص اپنے لئے راستہ صاف کر لے اور جو حق پر قائم رہے وہ بھی بدلائل اور جو باطل پر مرنا چاہے وہ بھی بعد از دلائل گو اس سے پہلے کے

تین نمبروں میں بہت سے دلائل آ چکے ہیں لیکن آج میں انشاءاللہ آپ کو صرف وہ حدیثیں سناؤں گا جو اس مسئلے کو ایسا صاف کر دیں جس کے بعد کسی کو شک شبہ باقی نہ رہے۔ وَالتَّوْفِيْقُ بِيَدِاللّٰهِ۔

(۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ وَّلِیَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا لَّمْ يَحْفَظْهُمْ بِمَا حَفِظَ بِهٖ نَفْسَهٗ وَ اَهْلَهٗ اِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ (رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط)

''یعنی میری امت میں سے جو بھی مسلمانوں کے کسی امر کا والی بنے، پھر جس طرح وہ اپنے آپ کو اور اپنی اہل و اعیال کی حفاظت کرتا ہے اسی طرح مسلمانوں کی حفاظت نہ کرے تو اسے جنت کی خوشبو تک نہ ملے گی۔''

پس معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے امام امیر اور خلیفہ کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ اور اپنے اہل وعیال اور مسلمانوں کی حفاظت پر اور انہیں دشمنانِ دین کی ایذاؤں اور ان کی ماتحتی سے بچانے پر قادر ہو اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو وہ جنت سے محروم ہے۔

(۲) گروہ امامیہ ہمیشہ یہ حدیث پیش کرتا رہتا ہے کہ تم میں سے

کوئی رات نہ گزارے، صبح نہ کرے، شام نہ کرے، مگر اس حالت میں کہ اس کا امام ہو۔

یادر ہے کہ اول تو اس حدیث کے شروع میں ہے مَنِ اسْتَطَاعَ یعنی جسے طاقت ہو وہ ایسا کرے۔ ظاہر ہے کہ ہندوستان میں غیر مسلم حکومت ہے اس لئے جس طرح اس حکومت سے جہاد کی طاقت سر دست ہم میں نہیں اسی طرح ان کی حکومت میں رہتے ہوئے اپنی سلطنت یعنی خلافت و امارت قائم کرنے کی بھی طاقت ہم میں نہیں۔ پس ہم مَنِ اسْتَطَاعَ میں سر دست داخل نہیں۔ اللہ تعالیٰ وہ وقت جلد لائے۔

دوسرے اس روایت میں ہے لٰکِنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ اُبَایِعَ اَمِیْرَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّجْتَمِعَ النَّاس عَلٰی اَمِیْرٍ وَّاحِدٍ (رواہ احمد) یعنی دو اماموں سے بیعت کرنا حرام ہے جب تک ایک امام کی بیعت پر تمام مسلمانوں کا اجتماع نہ ہو جائے تب تک بیعت کرنا ہی مکروہ ہے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں آ چکا ہے کہ جب دو اماموں کے لئے بیعت کی جائے تو ان دونوں میں سے پچھلے کو قتل کر دو۔ اس لئے ٹھیک بات تو یہ ہے کہ موجودہ ہندوستانی دعویدارانِ امامت پہلے آپس میں نمٹ لیں یہاں تک کہ ایک رہ جائے۔

تیسرے یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔اس کا راوی بشیر بن حرب ہے جو ضعیف ہے۔

(۳) عَنْ عَمْرٍ والبَكَالِيّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ عَلَيْكُمْ اُمَرَآء يأمُرُوْنَكُمْ بِاالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالْجَهَادِ فَقَدْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ سَبُّهُمْ وَحَلَّ لَكُمْ خَلْفُهُمْ۔ (رواه الطبرانی)

''یعنی جب تم پر ایسے امیر امام ہوں جو تمہیں نماز کا' زکوٰۃ کا اور جہاد کا حکم دیں تو اس وقت ان کو برا کہنا تم کو حرام ہوگا اور ان کی اطاعت تمہارے لئے حلال ہوگی۔''

معلوم ہوا کہ جہاد کا حکم نہ دینے والے اماموں کو برا کہنا اور ان کی اطاعت نہ کرنا شریعت کا حکم ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ نماز وزکوٰۃ کا حکم بھی مثل نہتے بے قدرت لوگوں کو دنیا مراد نہیں۔ بلکہ امام ڈنڈے کے زور سے زکوٰۃ اور جہاد قائم رکھے گا اور جو ایسا نہ کر سکے وہ شرعاً امامت کا اہل نہیں۔

(۴) اس امامت بمعنی امارت وخلاف کے فرائض منصبی بھی بزمانِ رسول معظم معصوم ﷺ سن لیجیے:

(۴) عَنْ زِرِّیْنِ حُبَیْشٍ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ .... (اِلٰی اَنْ قَالَ) فَاَمَّا الْبَرَّۃُ فَتَعْدِلُ فِیْ الْقَسَمِ وَیَقْسِمُ فَیْئَکُمْ فِیْکُمْ بِالسَّوِیَّةِ۔

(رواہ الطبرانی)

"یعنی نیک امامت وہ ہے جو عدل و انصاف کے ساتھ تقسیم کرے اور مالِ غنیمت و فے کو تم میں برابری کے ساتھ بانٹ دے۔"

لیکن موجودہ دعویدارانِ امامت تو کفر کے غلام ہیں نہ یہ جہاد کر سکیں نہ ان کے ہاتھ اسلام سے برسرِ پیکار آنے والے کافروں کے مالِ غنیمت آئیں نہ انہیں تقسیم کی ضرورت پس منصب امامت کے لائق یہ ہرگز نہیں اس لئے کہ فرائض امامت ان کے بس کے نہیں۔

(۵) عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَیَکُوْنُ اُمَرَآءُ مِنْ بَعْدِیْ یَامُرُوْنَکُمْ بِمَا تَعْرِفُوْنَ وَیَعْمَلُوْنَ مَاتُنْکِرُوْنَ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ بِاَئِمَّةٍ۔ (رواہ الطبرانی)

"یعنی میرے بعد ایسے امام ہوں گے جو تمہیں تو وہ حکم کریں گے

جوتم جانتے ہو (یعنی اپنے حقوق تم سے طلب کریں گے وغیرہ)
لیکن خود وہ کریں گے جس سے تم انکاری ہو (یعنی فرائض امامت
ادا نہ کریں گے یا نہ کرسکیں گے) یاد رکھو یہ تمہارے امام نہیں۔''

پس آج کل کے موجودہ مدعیان امامت خواہ ہندوستان وغیرہ کے کسی حصہ کے ہوں ان کی امامت کے ماننے سے اللہ کے رسول ﷺ ہمیں منع فرماتے ہیں۔ صاف ارشاد ہے کہ یہ لوگ امام نہیں۔

(٦) عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَايَحِلُّ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ اِلَّا قَصْعَتَيْنِ قَصْعَةٌ يَّأْكُلُهَا هُو واَهْلُهٗ وَقَصْعَةٌ يَضَعُهَا بَيْنَ اَيْدِيْ النَّاسِ (رواه احمد)

''یعنی امام وخلیفہ کے لیے اللہ کے مال (یعنی بیت المال) میں سے صرف دو پیالوں (برتنوں) کے سوا اور کچھ حلال نہیں۔ ایک برتن اپنے اور اپنے گھر والوں کے کھانے پینے کے لیے دوسرا برتن مہمان کے سامنے رکھنے کے لیے۔''

یہ بھی یاد رہے کہ یہ چیز بھی امام کی ملکیت نہیں۔ چنانچہ جب امام اوّل خلیفۃ المسلمین امیر المومنین صدیق اکبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے

انتقال کا وقت آتا ہے تو آپ اپنی صاحبزادی اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے ہیں کہ یہ چیزیں بیت المال کی ہیں انہیں میرے بعد بیت المال میں داخل کرا دینا:

فَاِنَّا كُنَّا نَنْتَفِعُ بِذَالِكَ حِيْنَ كُنَّا اَمِيْرَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (رواہ الطبرانی)

''کیوں کہ ان سے نفع اٹھانے کے حقدار ہم وہیں تک تھے جب تک مسلمانوں کے کام کے ہم والی تھے۔''

لیکن آج کل تو آپ جانتے ہوں گے کہ موجودہ امامت تو ہے ہی صرف ٹکے رولنے کے لیے۔ چنانچہ مدعی امامت علاوہ نقدی کے ہزار ہا روپے کی غیر منقول جائیدادیں اور زمینیں چھوڑ کر جاتے ہیں۔

(۷) عَنْ سَعْدِ بْنِ تَمِيْمٍ قَالَ قُلْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لِلْخَلِيْفَةِ بَعْدَكَ؟ قَالَ مَالِيْ مَارَحِمَ بِالرَّحْمِ وَ اَقْسَطَ فِيْ الْقِسْطِ وَعَدَلَ فِيْ الْقِسْمَةِ۔ (رواہ الطبرانی)

''حضرت سعد پوچھتے ہیں کہ یارسول اللہ! آپ کے بعد جو خلیفہ اور امام ہو اس کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جو میرا ہے جب تک کہ قابل رحم لوگوں پر رحم کرے' انصاف اور عدل کا دامن نہ

چھوڑے اور مسلمانوں میں (مالِ غنیمت وغیرہ) کی تقسیم عدل کے ساتھ کرے۔''

مسلمانو! بتلاؤ کہ یہ تہی دست غلامانِ کفر نہ تو مظلوموں کی امداد پر قادر ہیں نہ ان کے گھر عدالتیں ہیں، جن میں یہ عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ کریں نہ یہ کافر سلطنتوں سے جہاد کر سکتے ہیں جس کے بعد مال غنیمت کی تقسیم کا وقت آئے۔ پھر یہ امامت ہے یا قیامت؟

(۸) عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ وَّلِیَ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ شَیْئًا فَاَمَّرَ عَلَیْھِمْ اَحَدًا مَحَابَاۃً فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ لَایَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا حَتّٰی یُدْخِلَہٗ جَھَنَّمَ۔ (رواہ احمد)

''یعنی جو شخص مسلمانوں کے کسی کام کا والی ہو پھر ان پر کسی کو امیر وامام بنا لے محض اس کی محبت کی وجہ سے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ نہ اس کے فرائض قبول نہ نوافل وہ جہنمی شخص ہے۔''

موجودہ زمانے کے وہ دعویدارانِ امامت جو اپنے بعد یہ منصب اپنے فرزندوں کو محض اپنی محبت کی وجہ سے سونپ کر گئے ہیں اللہ جانے اللہ کے ہاں ان کا کیا حال ہوگا؟

(۹) عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ اُمَرَآءَ كَذَبَةً وَّوُزَرَآءَ فَجَرَةً وَاُمَنَآءَ خَوَنَةً وَّقُرَّآءَ فَسَقَةً سِمَتُهُمْ سِمَةُ الرُّهْبَانِ وَلَيْسَ لَهُمْ رَغْبَةٌ اَوْقَالَ رَعِيَّةٌ اَوْقَالَ رِعَةٌ فَيُلْبِسُهُمُ اللّٰهُ فِتْنَةً غَبْرَآءَ مُظْلِمَةً يَتَهَوَّكُوْنَ فِيْهَا كما تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ فِي الظُّلَمِ۔ (رواہ البزار)

''یعنی قیامت قائم ہونے سے پہلے جھوٹے امیر وامام' بدکار وزیر خیانت کار اور فاسق قاریوں کا ہونا ضروری ہے۔ان کی حالت ظاہری تو عیسائیوں کے درویشوں کی سی ہوگی۔لیکن نہ انہیں رغبت ہوگی نہ ان کی رعیت ہوگی نہ وہ پرہیز گار ہوں گے۔ان پر فتنے نازل ہوں گے جو غبار آلودہ اندھیریوں والے ہوں گے جن میں وہ مثل یہودیوں کے حیران وسرگرداں رہیں گے۔''

(۱۰) عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَآءَ شَرًّا مِّنَ الْمَجُوْسِ۔ (رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط)

''یعنی تم پر ایسے امام ہوں گے کہ جو مجوسیوں سے بدتر ہوں

گے۔"

(۱۱) عَنْ اَبِیْ بُرُوَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ بَعْدِیْ اَئِمَۃً اِنْ اَطَعْتُمُوْھُمْ اَکْفُرُوْکُمْ وَاِنْ عَصَیْتُمُوْھُمْ قَتَلُوْکُمْ اَئِمَّۃَ الْکُفْرِ وَرَءُوْسُ الضَّلَالَۃِ۔

(رواہ ابویعلی)

"یعنی میرے بعد ایسے امام ہوں گے کہ اگر تم انہیں مان لو گے تو وہ تمہیں کافر بنا دیں گے اور اگر ان کی نافرمانی کرو گے تو وہ تمہیں قتل کر دیں گے۔ یہ کفر کے امام اور گمراہی کے سردار ہوں گے۔" پس ع

بہر دستے نباید دا ددست

طبرانی کی حدیث میں ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ حضور ایسے وقت میں ہم کیا کریں؟ آپ نے فرمایا:

(۱۲) کَمَا صَنَحَ اَصْحَابُ عِیْسٰی ابْنِ مَرْیَمَ نُشِرُوْ بِالْمَنَاشِیْرِ وَحُمِلُوا عَلَی الْخُشُبِ مَوْتٌ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنْ حَیَاۃٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ۔ (رواہ الطبرانی)

"یعنی ان گمراہ کن اماموں کے زمانے میں تم وہی کرنا جو حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے کیا کہ آروں سے چیرے گئے اور سولیوں پر لٹکا دیے گئے۔ (لیکن بروں کی اطاعت قبول نہیں کی) یادرکھو اطاعت اللہ میں مر جانا اس زندگی سے بہت ہی بہتر ہے جو نافرمانی اللہ میں گزرے۔"

(۱۳) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامَتِ رضی اللہ عنہ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْامِرَآءَ فَقَالَ يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَآءَ اِنْ اَطَعْتَمُوْهُمْ اَدْخَلُوْكُمُ النَّارَ وَاِنْ عَصَيْتُمُوْهُمْ قَتَلُوْكُمْ۔ (رواہ الطبرانی)

"یعنی تم پر ایسے امیر' امام اور خلیفہ ہوں گے کہ اگر تم ان کا کہا کرو گے تو وہ تمہیں جہنم میں پہنچا دیں گے اور اگر نافرمانی کرو گے تو وہ تمہیں قتل کروا ڈالیں گے۔"

(۱۴) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُ عَلٰى اُمَّتِىْ عِنْدِىْ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةً مُضِلِّيْنَ۔ (رواہ ابو یعلی)

"یعنی دجال سے بھی زیادہ مجھے تم پر ڈر ان اماموں کا ہے جو گمراہ کرنے والے ہوں گے۔"

(۱۵) عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثَلَاثُوْنَ نَبُوَّةٌ وَّمُلْكُ ثَلَاثُوْنَ وَجَبْرُوْتُ وَمَاوَرَآءَ ذَالِكَ لَاخَيْرَ فِيْهِ۔ (اوسط طبرانی)

''یعنی تیس سال تک تو خلافت منہاج نبوت پر رہے گی پھر جبریہ ملوکیت ہو جائے گی۔ اس کے بعد تو امامت خیر سے خالی ہو جائے گی۔''

یہ ہمارا زمانہ ہے کہ اس میں مدعیان امامت کی موجودہ خانہ ساز امامت بے خیر اور پر از شر ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

(۱۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَوَّلُ هٰذَاالْاَمْرِ نَبُوَّةٌ وَرَحْمَةٌ ثُمَّ يَكُوْنَ خِلَافَةً وَرَحْمَةً ثُمَّ يَكُوْنُ خِلَافَةً وَرَحْمَةٌ ثُمَّ يَتَكَادَمُوْنَ عَلَيْهَا تَكَادُمَ الْحَمِيْرِ۔ (رواہ الطبرانی)

''یعنی یہ امر اسلام ابتداء تو نبوت اور رحمت ہے پھر خلافت اور رحمت ہوگا' پھر امارت اور رحمت ہوگا' پھر تو امارت کے لئے ایک پر ایک اس طرح گرنے لگے گا جیسے گدھے۔''

یہ ہمارا زمانہ ہے کہ باوجود ضعف کے' باوجود امامت کے قابلیت نہ

ہونے کے چو طرف سے دعوے دار کھڑے ہو گئے ہیں بزبان رسول معصوم مثل گدھوں کے ہیں۔

(۱۷) عَنْ زَيْدِبْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِئْسَ الشَّيْئُ الْاَمَارَةُ مَنْ اَخَذَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا تَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رواه الطبرانی)

''یعنی بغیر حق کے امام بن جانا یہ بدترین چیز ہے۔ قیامت کے دن اس پر سخت افسوس ہوگا۔''

(۱۸) برادران! موجودہ اماموں کا سارا زور اس مسئلے پر صرف جلَبِ زر، اخذ مال اور کشید زکوٰۃ کے لیے ہے جسے وہ ہضم کر جاتے ہیں اور صاف کہہ دیتے ہیں کہ امام سے حساب لینے والا کون؟ اس لیے میں آپ کو ایک واقعہ سنا کر سرِ دست اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ پھر انشاء اللہ مزید بیان کسی اور نمبر میں آئے گا۔

حضرت امیر معاویہ جمعہ کے لیے منبر پر کھڑے ہوئے بیان میں یہ بھی فرما جاتے ہیں کہ مالِ غنیمت سب ہمارا مال ہے۔ یہ فے جو کفار سے حاصل ہوتی ہے یہ بھی ہمارا حق ہے۔ ہم جسے چاہیں دیں جسے چاہیں نہ دیں! اس پر کوئی کچھ نہیں بولتا۔

دوسرے جمعے کے خطبے میں بھی یہ جملہ پھر دہراتے ہیں، لیکن مجمع آج

بھی خاموش ہے۔

اب تیسرا جمعہ آتا ہے۔اور آپ اپنے خطبے میں پھر یہی فرماتے ہیں۔ یہ سنتے ہیں ایک صاحب غصے سے کھڑے ہو جاتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ كَلَّا اِنَّمَا الْمَالَ مَالُنَا وَ الْغَيْئُي فَيْئُنَا فَمَنْ حَالَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُ حَاكَمْنَاهُ اِلَى اللّٰهِ بِاَسْيَافِنَا۔ یعنی آپ کا قول غلط ہے۔ بلکہ یہ مال صرف ہمارا ہی مال ہے اور غنیمت و فے کے مالک ہم ہی ہیں۔سنو ہم میں اور اس میں جو بیچ میں آئے گا' ہم اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر رکھ لیں گے' یہاں تک کے اللہ ہم میں اور ان میں فیصلہ کر دے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔گھر پہنچ کر اسے بلوا لیا۔سب لوگ کانپنے لگے کہ دیکھئے اب کیا ہو؟

تھوڑی دیر بعد جب عام اجازت ہو گئی' تو لوگوں نے وہاں جا کر دیکھا کہ وہ تو حضرت امیر کے ساتھ ان کے تخت پر تشریف فرما ہیں۔اب حضرت امیر معاویہ نے لوگوں سے فرمایا۔''اس نے مجھے زندہ کر لیا اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں برکت دے' سنو!

''میں نے رسول اللہ سے سنا تھا کہ ایسے امام بھی ہونے والے ہیں کہ جو اپنی سب باتیں لوگوں سے منوا لیں گے' اور کوئی نہ ہو گا

جوان کی تردید کے لیے کھڑا ہو۔ یہ جہنم میں ذلت کے ساتھ ڈال
دیے جائیں گے۔ چونکہ پہلے اور دوسرے جمعے میں میرے اس
خلافِ حق جملے پر کسی نے مجھے جواب نہیں دیا۔ اس لیے میں تو ڈر
گیا کہ میں بھی انہیں اماموں میں سے نہ ہوں۔ لیکن تیسرے
جمعے کو یہ باہمت دیندار شخص کھڑے ہو گئے اور حق بات زبان
سے نکالی۔ میری بات کاٹ دی' اور مجھے زندہ رکھ لیا۔ اللہ تعالیٰ
اس کی عمر بڑھائے!'' (طبرانی کبیر)

سَر دَست میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں اور اپنے دوستوں سے کہتا
ہوں کہ رو پڑی تنظیم ہو یا دہلوی امامت یا بنگالی منڈلی اور مدعیانِ امامت
صرف اس کے دعوے سے مرعوب نہ ہو جاؤ صرف اتنا سن کر کہ بیعت نہ
کرنے والا جاہلیت کی موت مرنے والا ہے وغیرہ' ان کے ہاتھ پر بیعت
نہ کر لو' بلکہ یہ سمجھو کہ اس کے لیے شرط اولین یہ ہے کہ وہ آزاد خود مختار مسلم
بادشاہ ہو۔ اس وقت بے بیعت والے پر یہ حدیث چسپاں ہو گی۔ یہ لوگ
مدعی وہ امام نہیں ہیں۔

ان کی مثال اور ان کی دلیل کی مثال بالکل وہی ہے' جو مرزا غلام احمد
قادیانی کی اور حضرت عیسیٰ کے آنے کے متعلق پیشین گوئیوں والی

حدیثوں کی ہے۔ یہ تو سچ ہے کہ بیعت کا مسئلہ ہے، لیکن اس کے لائق یہ مدعی نہیں جس طرح یہ سچ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنے والے ہیں لیکن مرزا غلام احمد وہ عیسیٰ نہیں ؂

ہر ہاتھ کو عاقل ید بیضا نہیں کہتے
جس پاس عصا ہو اسے موسیٰ نہیں کہتے

پس، ان دلائل پر ٹھنڈے دل سے غور کر کے ان جھوٹے اماموں کا ساتھ چھوڑ کر ظلِ محمدی میں آ جایئے اور ان سے کہہ دیجیے ؂

کس نیاید بزیر سایۂ بوم
گر ہما از جہاں شود معدوم

(۱۹) عَنْ اَبِی مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِقُرَیْشٍ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِیْکُمْ وَاَنْتُمْ وَلَاتُهٗ حَتّٰی تُحْدِثُوْا اَعْمَالًا فَاِذَا فَعَلْتُمْ ذَالِكَ سَلَّطَ اللّٰه عَلَیْکُمْ شِرَارَ خَلْقِهٖ۔ (رواہ الطبرانی)

''یعنی اے قریشیو! امر خلافت و امامت تم میں ہی رہے گا اور تم ہی اس کے والی ہو یہاں تک کہ تم نئی بدعتیں کرنے لگو گے اس وقت اللہ تعالیٰ تم پر اپنی بدترین مخلوقات مسلط کر دے گا۔''

یہی ہوا قریش میں سے امامت نکل گئی اور آج ہندوستانی غلام امامت کے دعویدار بن بیٹھے ہیں جو بزبانِ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام بدترین مخلوقات ہیں۔

(۲۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَدٌّ يُقَامُ فِي الْاَرْضِ بِحَقِّهٖ اَزْكٰى فِيْهَا مِنْ مَّطَرِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا۔ (رواه الطبرانی فی الکبیر)

''یعنی ایک حد کا قائم ہونا چالیس سال کی بارش سے زیادہ بہتر ہے اور ہر طرح کی ترقی کا باعث ہے۔''

پس جن اماموں کی امامت چوروں' زانیوں وغیرہ پر حد جاری نہیں کرسکتی یا نہیں کرتی۔ یہ زمین کے بوجھ ہیں اور ان کا زمانہ اللہ کے نزدیک بدترین زمانہ ہے۔

(۲۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا بُوِيْعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوْا الْاٰخِرَ مِنْهُمَا۔ (رواه البزار)

''یعنی جب دو اماموں کے ہاتھ پر بیعت کی جائے تو دوسرے کو قتل کردو۔''

پس ہمارے زمانے میں چاروں طرف سے جو اماموں کی چیخ و پکار ہو

رہی ہے حدیث کی رو سے ان سب کو پہلے نمٹ لینا چاہیے یہاں تک کہ ایک رہ جائے۔ اس سے پہلے مسلمانوں کو ان کی طرف بیعت کے لئے ہاتھ بڑھانا حرام ہے۔

(۲۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا كَانَ فِى الْاَرْضِ ...... خَلِيْفَتَانِ فَاقْتُلُوْا الْآخِرَ مِنْهُمَا۔ (الطبرانی الکبیر)

''یعنی زمین پر جب دو امام ہو جائیں تو پچھلے کو قتل کر دو۔'' اب بتلاؤ یہ درجنوں امام بیعت کے قابل ہیں یا کسی اور چیز کے؟

(۲۳) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَقِيْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِى الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ وَلَا تَأْخُذْكُمْ فِى اللّٰهِ لَوْمَةُ لَآئِمٍ۔ (رواہ ابن ماجہ)

''یعنی اللہ کی حدوں کو جاری کرو قریب والوں میں بھی اور دور والوں میں بھی۔ خبردار اس بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنا۔''

لیکن موجودہ مدعیانِ امامت تو خود اپنے گھر کے مقدمات بھی دوسروں کی عدالتوں میں لئے پھرتے ہیں۔ ان غلاموں سے اس پر عمل

کہاں ہوسکتا ہے؟ پس انہیں امام ماننا اللہ کے دین کی ہنسی اڑانا ہے۔

(۲۴) عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَذْکُرُ الْاَمَارَۃَ فَقَالَ اَوَّلُھَا مَلَامَۃٌ وَّثَانِیْھَا نَدَامَۃٌ وَثَالِثُھَا عَذَابٌ یَّوْمَا الْقِیَامَۃِ اِلَّا مَنْ رَحِمَ وَعَدَلَ وَقَالَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا بِیَدِہِ الْمَالَ۔ (رواہ الطبرانی)

''یعنی امامت کا ذکر کرتے ہوئے حضور ﷺ نے فرمایا اس کا اوّل ملامت ہے اس کا ثانی ندامت ہے اس کا ثالث قیامت کا عذاب ہے بجز ان کے جو رحم کریں عدل کریں اور بے روک دوسروں کو مال دیتے رہیں۔''

فرمایئے! موجودہ امام نہ تو کسی پر رحم کرسکیں، کیوں کہ یہ خود دوسروں کے رحم پر جیتے ہیں نہ یہ عدل کرسکیں کیونکہ یہ خود رعیت ہیں۔ تو مال کے دینے کا وقت ہی انہیں کہاں ہے۔ پھر یہ تو ایسے چور اور ڈاکو ہیں کہ مسلمانوں کی زکوتیں بھی ڈکار جائیں ان کے فطرے اور قربانی کی کھالیں بھی نوچ کھائیں۔ یہ دینے کا تو نام ہی نہیں جانتے۔ ہاں لینے کے لئے ان کی زنبیل ہر وقت کھلی رہتی ہے۔

(۲۵) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا كَانَ اَمِيْرًا فَتَظَالَمَ النَّاسُ بَيْنَهُمْ فَلَمْ يَاخُذْ لِبَعْضِهِمْ مِّن بَعْضٍ انْتَقَمَ اللّٰهُ مِنْهُ۔ (رواہ الطبرانی)

''یعنی جب لوگ ایک دوسرے پر ظلم کریں اور امام ان سے بدلہ نہ لے تو اللہ تعالیٰ خود امام کو اپنے انتقام میں پکڑ لیتا ہے۔''

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ۔

الراقم العاجز

محمد بن ابراہیم میمن جونا گڑھی

مدرس مدرسہ محمدیہ

مالک ومنصرم اخبار محمدی

باڑہ صدر، دہلی۔

۱۵ مارچ ۱۹۳۹ء

☆☆☆

امام غرباء اور ان کے مریدوں نے شرک کا دروازہ کھول رکھا ہے

حضرات! آپ کے سامنے رسالہ مقالہ بنام ''ظلِ محمدی'' عرف ''امامت محمدی'' پیش کر دیا گیا ہے۔ اس سے آپ کے سامنے امامت شرعی کی حقیقت واضح ہو جائے گی اور جعلی اور نقلی اماموں کا پول کھل جائے گا۔ اس غور سے کل مرد اور عورتیں پڑھیں اور مصنوعی اماموں سے خود بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

و نیز اس سے بھی خطرناک مسئلہ ان کا شرکیہ منتروں، جنتروں سے دم جھاڑہ کرنے کا ہے۔ یہ فرقہ اس میں مولوی عبدالوہاب صاحب صدری اور ان کے لڑکے مولوی عبدالستار کا پیرو ہے۔ مولوی عبدالوہاب صاحب اپنی زندگی میں کافی عرصے تک اس کی اشاعت کرتے رہے۔ آخر بغیر توبہ فوت ہو گئے۔ ان کے بعد ان کے صاحبزادے مولوی عبدالستار کی بھی یہ ہی روش ہے۔ لہٰذا آپ مولوی صاحب اور ان کے صاحبزادے کے الفاظ مشرکانہ ان کے صحیفہ سے پڑھیں۔ یہ ایک سوال قائم کر کے پھر اس کا

جواب خود ہی اس طرح لکھتے ہیں:

س: شرکیہ الفاظ سے سانپ و کتے وغیرہ کے کاٹے ہوئے پر دم کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: بہتر تو نہیں ہاں اگر کسی مسلمان کی خیر خواہی کے لئے بوقت مجبوری ضرورت کر بھی دے تو کوئی مضائق نہیں لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامِ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ۔ (فتح) (صحیفہ ماہِ رمضان المبارک سنہ ۴۵)

اس صحیفہ کے ٹائیٹل پر مولوی عبدالوہاب کے دستخط بحیثیت مالک و مولوی عبدالجلیل کے دستخط بحیثیت ایڈیٹر کے ثبت ہیں۔ اور مولوی عبدالستار کے دستخط بحیثیت مفتی کے اس طرح ہیں۔ مفتی ابو محمد عبدالستار غفرلہ الغفار المہاجری۔ اس صورت سے یہ تینوں اس شرکیہ دم جھاڑے پر متفق اور شریک ہیں۔

جب یہ فتویٰ عوام کے سامنے آیا اور لوگوں نے پڑھا تو مولوی عبدالوہاب سے لوگوں نے کہا کہ اہل حدیث اور شرک؟ کیا قرآن مجید کی آیات اور احادیث کی دعائیں اور علاج معالجے سے مارگزیدہ اور کتے اور بچھو کے کاٹے ہوئے اور جادو لگے ہوئے کے لئے دم کرنا کافی نہیں۔

جس سے جناب کو شرک کی لعنت اختیار کرنی پڑی؟

اس پر مولوی عبدالوہاب صاحب اس سے بھی اور کئی قدم آگے بڑھ گئے اور اس طرح گویا ہوئے:

سانپ، بچھو، کتے وغیرہ زہریلے جانوروں کے کاٹے ہوئے پر شرکیہ الفاظ سے غیر مسلم یا مسلم (جس کو زمانۂ جاہلیت سے کوئی رقیہ یاد ہے) دم جھاڑا کردے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن یہ جواز ہر جگہ ہر وقت نہیں ہے بلکہ جہاں پہ دیگر علاج ناممکن ہے یعنی جہاں پہ دیگر مسلم شخص نہیں ہے یا ہے تو ادعیہ ماثورہ نہیں جانتا یا ادعیہ ماثورہ بھی جانتا ہے لیکن ادعیہ ماثورہ کے استعمال کرنے سے قاصر ہے۔ چنانچہ سورۂ فاتحہ ہر ایک بیماری کے لئے شفا ہے۔ معوذتین بڑا رقیہ ہے۔ لیکن وہ مسحور جس کا سحر مدفون ہے اس پر یہ آیتیں دم کیجیے کچھ فائدہ نہیں جب تک اس دفن کئے ہوئے سحر کو نہ نکالا جائے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ پر جب جادو کیا گیا تو آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرشتے آئے اور انہوں نے بتایا کہ فلاں کنوئیں میں فلاں چیزوں کے اندر آپ پر جادو کیا گیا ہے۔ چنانچہ آپ نے وہ جادو نکلوا کر دیکھا تو معلوم

ہوا کہ آپ کے بال لے کر ان پر گرہ دی گئی ہے۔ آپ معوذتین کی ادھر ایک ایک آیت پڑھتے ہوئے ادھر ایک ایک گرہ کھولتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کلی شفا بخشی۔

غور طلب یہاں پر یہ ہے کہ اس وقت تو جبرئیل علیہ السلام اور آپ کو بتایا کہ فلاں جگہ جادو مدفون ہے۔ لیکن آج جب کہ جبرئیل علیہ السلام آ کر ہمیں نہیں بتاتے تو لامحالہ جادوگر جو اس کام سے واقفیت رکھتا ہے اس سے کھلوانا پڑے گا۔ اور اب یہ ظاہر بات ہے کہ جادوگر شرکیہ الفاظ اور شنیعہ افعال کرتے کراتے ہیں اور یہ چیز حرام ہے۔ لیکن ایسی لاچاری و مجبوری کی صورت میں جائز ہے۔

(صحیفۂ دہلی' ماہ جمادی الثانی سنہ ۴۶)

حضرات! آپ ان کی ان ہفوات کو غور سے ملاحظہ فرمائیں۔ مسلم اور غیر مسلم کو شرکیہ الفاظ سے جھاڑ پھونک کی اجازت دے رہے ہیں ادھر قرآن مجید سے شفا ہونے کا انکار کر رہے ہیں۔ اوپر سے الحمد شریف اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر دم کرنے کو بے فائدہ کہتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان سے کچھ فائدہ نہیں۔ (معاذ اللہ) ادھر جادوگروں کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کا رتبہ عطا فرما رہے ہیں۔

جب مولوی عبدالوہاب کا تمرد اس حد تک پہنچ گیا تو دہلی کے اہل حدیثوں کی طرف سے علمائے اہل حدیث کی خدمت میں مولوی عبدالوہاب کے یہ صحیفے پیش کئے گئے اور ان سے دریافت کیا گیا کہ ایسے شخص کے متعلق آپ حضرات فرمائیں کہ کیا صحیفے کی یہ عبارتیں شرک باللہ کے دروازے نہیں کھول رہیں؟ و نیز ایسے شخص کے متعلق آپ حضرات کا کیا فتویٰ ہے؟

جس پر علماء نے بالاتفاق فتویٰ دیا کہ:

''یہ کلمات شرکیہ اور کفریہ ہیں مولوی عبدالوہاب کو ان سے توبہ کر کے موحد ہونا چاہیے ورنہ ان سے مسلمان قطع تعلق کر لیں۔''

جن علماء نے ان کے متعلق مشرک ہونے کا فتویٰ دیا ان کے نام ہیں:

مولانا سید ابوالحسن صاحب نبیرہ حضرت میاں صاحب دہلوی رحمۃ اللہ

مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبارک پوری رحمۃ اللہ

مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسری رحمۃ اللہ

مولانا عبدالواحد صاحب غزنوی رحمۃ اللہ

مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی

مولانا محمد اسماعیل صاحب گوجرانوالہ

مولانا ابولا ابولا قاسم صاحب بناری رحمہ اللہ

مولانا محمد یوسف صاحب فیض آبادی رحمہ اللہ

مولانا احمد اللہ صاحب محدث رحمہ اللہ

مولانا شرف الدین صاحب محدث رحمہ اللہ

مولانا محمد یونس صاحب قریشی دہلوی رحمہ اللہ

مولانا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی

مولانا عبدالتواب صاحب ملتانی

مولانا محمد صاحب سورتی رحمہ اللہ پروفیسر جامعہ ملیہ

مولانا عبدالوہاب آروی

مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی رحمہ اللہ

مولانا محمد حسین صاحب غزنوی رحمہ اللہ

مولانا عبیداللہ صاحب اٹاوی رحمہ اللہ

مولانا عبدالحکیم صاحب محدث نصیرآبادی رحمہ اللہ

مولانا عبدالغنی صاحب جودھ پور والے رحمہ اللہ

مولانا حکیم حافظ عبیدالرحمٰن صاحب رحمہ اللہ عمرپوری

وغیرہ۔ جن کی تعداد ٦١ ہے۔ ملاحظہ ہو" متفقہ فتاویٰ علمائے اہل حدیث مطبوعہ آرمی پریس دہلی۔

لیکن مولوی عبدالوہاب صاحب پر ان علماء کے فتووں کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اور اپنی مولویت پر اتر آئے اور برابر شرک پر اڑے رہے۔

ایک دفعہ اپنے فرزند مولوی عبدالستار اور چند مریدوں کے ساتھ حج کو گئے۔ کسی مخبر نے جلالت الملک سلطان ابن سعود رحمہ اللہ کو ان کے متعلق خبر کردی۔ سلطان موصوف نے ان کو اپنے دربار میں بلا کر ان سے توبہ کرنے کو کہا مگر یہ صاحب کس کی ماننے والے تھے۔ آخر سلطان نے ان کے خلاف ایک حکم جاری فرمایا اور کہا کہ اگر یہ شخص توبہ کر لے تو خیر ورنہ میں اور جملہ موحدین ان سے بیزار ہیں۔ ملاحظہ ہو فتاویٰ علمائے بخد مترجم مطبوعہ دہلی۔

آخر مولوی عبدالوہاب انہیں شرکیہ عقائد کا ارمان لے کر بغیر توبہ فوت ہو گئے۔ اب ان کے بعد ان کے صاحب زادے مولوی عبدالستار انہیں باتوں پر اڑے ہوئے ہیں۔

جماعت اہل حدیث کے مقتدر عالم و اہل قلم مولانا امام خان صاحب نوشہروی مقیم لاہور لکھتے ہیں:

ہماری جماعت کے ایک عالم دین کا تمرد وطغیان کا مولوی عبدالوہاب صاحب ملتانی اپنے وفورِ علم اور کثرت شذوذ۔(در شذوز) کی وجہ سے کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ ان کا آخری اجتہاد مسئلہ دم جھاڑہ ہے۔ شرکیہ منتروں سے یعنی یہ کہ مسموم ہو یا مریض مارگزیدہ یا مصروع ای من کان شرکیہ الفاظ سے تعویذ یا دم کیا جا سکتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جماعت اہل حدیث کی نزاکت توحید اسے کسی عنوان گوارا نہیں کر سکتی تھی اور نہ کر سکی۔ آخر جماعت ہی سے مولوی عبدالوہاب کا اخراج کر دیا گیا ۔

وہ حسین ہیں تو ہوا کریں وہ مہ جبین ہیں تو کیا کریں
میری حسرتوں کا کیا ہے خوں میرے دل سے وہ اتر گئے

مولوی عبدالوہاب اس حسرت کو لے کر قبر میں جا سوئے اور ان کے بعد ان کے خلف الصدق حافظ عبدالستار صاحب اسی دم جھاڑے کا ارمان لئے بیٹھے ہیں۔ مدعی توحید اور اس قسم کے شرک ہائے جلی؟ (تراجم علمائے اہلحدیث صفحہ ۱۸۳، مطبوعہ جید پریس دہلی)

حضرات! اب تو آپ کو ان کی پوزیشن معلوم ہو گئی۔ مولوی عبدالوہاب صاحب تو فوت ہو چکے مگر مولوی عبدالستار اور ان کے

مریدوں کے لئے ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اگر ان میں اللہ کا خوف ہے تو ان کو اور ان کے مریدوں کو چاہیے کہ فوراً توبہ کر کے اپنا توبہ نامہ صحیفہ میں شائع کر کے اعلان کر دیں کیونکہ صحیفہ ہی سے شرک کی یہ آواز اٹھی ہے لہٰذا اسی میں اعلان توبہ بھی ہو۔ ورنہ جو وعیدیں بت پرستوں اور گور پرستوں وغیرہ پر قرآن مجید میں موجود ہیں ان سے یہ کب بچ سکتے ہیں؟

ایک عذر اور اس کا جواب

بہت سے حضرات فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے تو مولوی عبدالستار وغیرہ کبھی ایسی باتوں کا ذکر نہیں فرماتے۔ لہٰذا ہم کیسے تسلیم کریں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اب تو آپ کو ان کے صحیفے کے حوالوں سے سب کچھ معلوم ہو گیا ہے۔ لہٰذا اب تو ہوشیار ہو جاؤ۔ دیکھ لکھتم کے آگے بکتم نہیں چلا کرتی۔

بعض حضرات فرماتے ہیں! اجی ہمارے یہاں تو کوئی کام نہیں ہوتا۔ اس لئے ہم ایسے فرقوں میں گھسنے پر مجبور ہیں۔ سو واضح ہو کہ اس کے متعلق آپ کو غلط فہمی لگی ہوئی ہے کیا جماعت اہل حدیث کے علمی ادارے اعلیٰ پیمانے کی جمعیتیں اور کانفرنسیں، بہترین دینی مدارس نہایت عمدہ عمدہ

مساجد' اچھے جید علمائے اہل حدیث جو کہ اپنے وعظ و رشد سے لوگوں کو مستفید فرما رہے ہیں ملک میں موجود نہیں ہیں؟ کیا تم ان باتوں کا انکار کر سکتے ہو؟

میں نے تمہارے آگے ساری باتیں کھول کر رکھ دی ہیں۔

لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ۔

(الایت)

اب جو چاہے دلائل کو دیکھتے ہوئے ہلاک اور گمراہ ہو اور جو چاہے دلائل کو دیکھتے ہوئے ایمان کی زندگی گزارے۔

وما علینا الا البلاغ۔ وما توفیقی الا باللہ۔

☆☆☆